

بسم الله الرحمن الرحيم

## فتنہ انکار حدیث کی تاریخ

منکرین حدیث کا فتنہ جو آج کے دور فتن میں بھی موجود ہے، اور نو تعلیم یافتہ جدید ماڈرن اور دین سے بے بہرہ طبقہ اس فتنہ سے زیادہ متاثر نظر آتا ہے،

یہ فتنہ اس دور کی پیداوار نہیں ہے بلکہ یہ بہت قدیم فتنہ ہے جس کے اصل بانی اور محرک کچھ زنادقہ و ملاحدہ اور غالی شیعہ و روافض تھے اور کچھ عقل پرست معتزلہ تھے، معتزلہ وہ فرقہ تھا جس نے احکام شریعہ کے رد و قبول کا معیار اپنی ناقص عقل کو بنایا تھا، لہذا جو چیز ان کے ناقص عقل میں نہ آتی تھی اس کا انکار کر دیتے تھے، چنانچہ معتزلہ نے پل صراط، معراج جسمانی، رویت باری تعالیٰ، میزان، عذاب قبر، وغیرہ اس قسم کے مضامین پر مشتمل بہت سارے ثابت و صحیح احادیث کا انکار کیا، اور اسی بنا پر انھوں نے احادیث پر دست درازی کی اور صرف یہی نہیں بلکہ قرآن مجید کی بھی جو آیات ان کے ناقص و کوتاہ عقل و فہم کے خلاف تھیں ان میں بھی باطل تاویلات کیئے، لیکن علماء خوب جانتے ہیں کہ معتزلہ کی یہ غلطی ایک اصولی غلطی تھی ان کا مقصد دین سے سبکدوشی و براءت حاصل کرنا نہیں تھا، اور اس کے برخلاف غالی شیعہ و روافض اور زندیق و ملحد لوگوں کا حدیث کے انکار سے اصل مقصد دین و شریعت سے خلاصی حاصل کرنا تھا اور اسی جذبہ کے تحت انھوں نے حدیث کا انکار کیا اور حدیث کا انکار کرنے کے لیے انھوں نے مختلف قسم کی شیطانی وساوس و شکوک و شبہات کا سہارا لیا تاکہ عام آدمی کو بھی بآسانی اپنے شیطانی جال میں پھنسا سکیں،

لہذا اسی فتنہ غمیاء کے رد و تعاقب میں علماء امت نے مستقل و مدلل و مفصل کتابیں تصنیف کیں اور ان کے شیطانی وساوس و شبہات کو رفع کرنے کے لیے (مختلف الحدیث) کا فن مدون ہوا اور ائمہ اسلام نے اس موضوع پر عمدہ و مدلل علمی کتابیں تصنیف کیں،

امام شافعی رحمہ اللہ نے ( **اختلاف الحدیث** ) امام ابن قتیبہ شافعی رحمہ اللہ نے ( **تاویل مختلف الحدیث** ) اور امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ نے ( **شرح معانی الآثار، اور مشکل الآثار** ) جیسی عظیم علمی کتابیں لکھیں جن میں منکرین حدیث کے تمام شیطانی وساوس و شبہات کو ہمیشہ ہمیشہ کے دفن کر دیا، اس کے علاوہ محدثین کرام نے ( **کتاب السنہ** ) کے عنوان سے مستقل کتابیں لکھیں اور کتب احادیث میں اس موضوع پر مستقل ابواب قائم کیے، شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ ( **مفتاح الجنہ** ) میں ان ہی فتنہ پردازوں پر رد کیا اور اس رسالہ کی تالیف کی وجہ یہ لکھی کہ ایک زندیق رافضی عام طور پر یہ کہا کرتا تھا کہ سنت نبویہ اور احادیث حجت نہیں ہیں اصل حجت و ماخذ صرف قرآن ہے،

اور آج کل کے منکرین حدیث کا زور و شور بھی یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول و فعل کی حیثیت تشریعی نہیں ہے بلکہ اس کی اطاعت ایک امیر و حاکم کی طرح وقتی و عارضی ہے، یہاں تک آپ نے منکرین حدیث کی تاریخ اور ان کے خلاف اسلاف امت کے کارناموں کی سرسری جھلک ملاحظہ کی

## ہندوستان میں فتنہ انکار حدیث کے ناپاک اثرات

جیسا کہ ہر دین دار مسلمان خوب جانتا ہے کہ احادیث و سنن رسول صلی اللہ علیہ وسلم دین اسلام کی دوسری بنیاد و اساس ہے اور زمانہ قدیم سے ملحد و بے دین لوگ اس بنیاد کو کمزور کرنے اور اس میں تشکیک و تحریف کی ناکام و نامراد کوشش کرتے چلے آ رہے ہیں، ہندوستان میں اس فتنہ ضالہ کے سربراہ اور اس شیطانی تحریک کو پھیلانے اور ابتداء کرنے والے لوگوں میں سرفہرست، سرسید احمد خان، مولوی چراغ، عبد اللہ چکڑالوی، احمد الدین خواجہ امرتسری، مولوی اسلم جیراج پوری، ہیں اور پھر آخر میں ہندوستان میں اس شیطانی تحریک و مشن کا جھنڈا غلام احمد پرویز نے اٹھایا اور کفر و گمراہی کے انتہائی درجات تک اس شیطانی تحریک کو پہنچایا، اور طلوع

اسلام کے نام سے مستقل طور پر اس کفریہ مشن کو منظم انداز سے پھیلانا شروع کیا، اور (طلوع اسلام) کے نام سے ایک مستقل ماہنامہ رسالہ نکالنا شروع کیا اور قیام پاکستان سے قبل (1938ء) میں یہ کام پرویز نے شروع کیا، اور (1956ء) میں پرویز نے لاہور میں پہلا اجتماع کیا، اور اس کے بعد تادم آخر پوری عمر حدیث و سنت کی دشمنی و عداوت جاری رکھی اور دین متین کا اصل چہرہ مسخ کرنے اور اس چشمہ صافیہ کو مکدر کرنے کی ناکام و نامراد کوشش کرتا رہا، اور اس شیطانی مشن کو فروغ دینے کے لیے اپنے زبان و قلم سے بے شمار شیطانی وساوس و شبہات باطلہ کو پھیلاتا رہا، اور آج بھی پرویز کے ناپاک زبان و قلم کے خبیث آثار کسی نہ کسی لحاظ سے موجود ہیں،

آج کے دور میں بھی پرویز کے شیطانی خیالات کو قبول کرنے والے لوگ موجود ہیں لیکن آٹے میں نمک کے برابر ہیں، اور اس پرویزی مشن کو ذرائع ابلاغ اور میڈیا کے ذریعہ پھیلانے کا ذمہ آج کے دور میں جاوید غامدی نے اٹھایا ہے اور بد قسمتی سے دین سے بے خبر ناواقف و حباہل لوگ اس کو دینی و اسلامی سکالر کے نام سے یاد کرتے ہیں،

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ہمیں اس طرح خبر دی ہے، صحیح بخاری شریف کی روایت ہے،

فقد روى البخاري في صحيحه عن أبي إدريس الخولاني أنه سمع حذيفة بن اليمان يقول: كان الناس يسألون الرسول صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني، فقلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية وشر ف جاءنا الله بهذا الخير، فهل بعد هذا الخير من شر ؟ فقال: نعم، قلت: وهل بعد ذلك الشر من خير ؟؟ قال: نعم وفيه دخن قلت: وما دخنه ؟ قال: قوم يهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر، قلت: فهل بعد ذلك الخير من شر ؟ قال: نعم دعاة على أبواب جهنم، من أجابهم إليها قذفوه فيها، قلت: يا رسول الله صفهم لنا، قال هم من جلدتنا، ويتكلمون بألسنتنا ، الحديث "

یہ حدیث مبارک نور نبوت میں سے ایک نور ہے، مومن بندہ جب اپنی زندگی میں اس حدیث کا مصداق لوگوں کو دیکھتا ہے تو اس کا ایمان اور مضبوط و قوی ہوتا ہے، اس حدیث کے ایک کلمہ پر آپ کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں اور وہ ہے (( دُعَاةَ عَلٰی أَبْوَابِ جَهَنَّمَ )) خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت کو آئندہ آنے والے گمراہ، ملحد، و زندیق، منکرین حدیث، و منکرین ختم نبوت و غیر ہم بے دین لوگوں کے متعلق خبردار کیا اور اپنی امت کو بیان کیا کہ ایسے لوگ جہنم کی دروازوں پر بلانے اور دعوت دینے والے ہیں، (( مِنْ أَجَابِهِمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا )) اور جو بھی ان کی بات اور دعوت قبول کرے گا اس کو بھی جہنم میں پھینک دیں گے، حدیث میں (( أَبْوَابِ جَهَنَّمَ )) کا لفظ ہے أَبْوَاب جمع ہے باب کی اور باب دروازے کو کہتے ہیں تو جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ احادیث کا انکار بھی ہے اس دروازے پر کھڑے ہو کر دعوت دینے والے لوگوں میں سے ایک ملعون شخص غلام احمد پرویز اور اس کے حواری بھی ہیں لہذا جس نے بھی ان کی انکار حدیث کی دعوت کو قبول کیا تو اس کو جہنم میں پھینک دیں گے،

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے